93528 ـ شيخ الاسلام رحمه الله كى قول \" ہلال اسے كہا جاتا ہے جسے لوگ ديكھيں اور ديكھائيں

سوال

شيخ الاسلام ابن تيميه رحمه الله كا قول ہے:
"اس مسئله ميں اصل يه ہے كه الله سبحانه و تعالى نے ہلال اور مہينه كے مسمى پر كئى ايك احكام معلق كيے ہيں...
ليكن لوگ اس ميں تنازع كرتے ہيں كه آيا ہلال اسے كہا جائيگا جو آسمان ميں ظاہر ہوتا ہے، چاہے لوگوں كو اس كا علم نه ہو ؟ اور اس سے مہينے كا آغاز ہو جائيگا، يا كه ہلال اسے كہا جائيگا جسے لوگ ديكھيں اور شور كريں، اور مہينه اسے كہا جائيگا جب لوگوں ميں مشہور ہو جائے.
اس ميں دو قول ہيں: شيخ الاسلام رحمه الله دوسرے قول كى طرف مائل ہيں، يعنى لوگ چاند ديكھ كر شور كريں، اور اسى اساس پر شيخ الاسلام اس طرف مائل ہيں كه اگر كوئى شخص اكيلا ہى چاند ديكھے تو وه روزه لوگوں كے ساتھ ہى ركھےگا؛ كيونكه ہلال اسى دن ہوگا جب لوگ اسے ديكھيں گے.
اور ميرا دل بھى اسى پر مطئمن ہے كه روزه اسى دن ركھا جائيگا جب لوگ ركھيں گے، ليكن يہاں ميرے ذہن ميں ايك اشكال پيدا ہو رہا ہے كه ہلال اور مہينے كا مدلول كيا ہے، جو يه كہتا ہے اسكى دليل كيا ہے ؟
اور رسول كريم صلى الله عليه وسلم كا تو فرمان ہے:
" جب تم چاند ديكھو "
اس بنا پر توم يرے نزديك يه ساقط ہو جاتا ہے كه ہلال اسے كہا جائيگا جسے لوگ ديكھيں، اور يه ثابت ہوتا ہے كه ہلال آسمان ميں چاند كو ہى كہا جائيگا، تو كيا اس پر مبنى حكم " جو شخص اكيلا چاند ديكھے تو وه لوگوں كے ساتھ ہى روزه ركھے " ساقط ہو جائيگا ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

شيخ الاسلام رحمه الله كا يه قول كه: ہلال وه ہے جو لوگوں ميں شور ہو كر ديكھا جائے، اور مہينه وه ہے جو لوگوں ميں مشہور ہو جائے، يه قول كئى ايك دلائل پر مبنى ہے:

اول:

الله سبحانه و تعالى نے الهلال اور الشهر كے مسمى پر كئى ايك احكام معلق كيے ہيں، مثلا روزه اور عيد اور قربانى

وغیرہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

آپ سے چاند کے متعلق دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ یہ لوگوں (کی عبادت) کے وقتوں اور حج کے موسم کے لیے ہے، (احرام کی حالت میں) اور گھر وں کے پیچھے سے تمہارا آنا کچھ نیکی نہیں، بلکہ نیکی والا وہ ہے جو متقی ہو، اور گھروں میں تو دروازوں میں سے آیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ

یہاں اللہ سبحانہ و تعالی نے بیان کیا ہے کہ چاند لوگوں کی عبادت اور حج کے موسم کے اوقات کے لیے ہیں.

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تا کہ تم تقوی اختیار کرو

گنتی کے چند ہی دن ہیں لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی پوری کرے، اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایك مسکین کو کھانا دیں، پھر جو شخص نیکی میں سبقت کرے وہ اسی کے لیے بہتر ہے، لیکن تمہارے حق میں بہتر کام روزے رکھنا ہی ہے اگر تم علم رکھتے ہو

اور پھر ہلال الاستہلال سے ماخوذ ہے، جس کا معنی آواز بلند کرنا ہے، اور شہر الاشتہار سے ماخوذ ہے، اس لیے جس کی لوگوں کی نے آواز بلند نہیں کی، اور نہ ہی وہ لوگوں میں مشہور ہوا نہ تو وہ ہلال کہلائیگا، اور نہ ہی ہی مہینہ.

دوم:

ذوالحجہ کی رؤیت ہلال پر قیاس، شیخ رحمہ اللہ کا قول ہے:

میرے علم کے مطابق تو یہ کسی نے نہیں کہا کہ جو شخص نے چاند دیکھا ہو تو اکیلا ہی وقوف عرفہ کر لے باقی حاجی نہ کریں، اور وہ اکیلا قربانی کرے، اور جمرات کو رمی بھی ا کیلا ہی، اور صرف اکیلا ہی حلال ہو جائے.

یہ بتائیں کہ رمضان اور ذوالحجہ کے چاند میں کیا فرق ہیں؟ رمضان المبارك میں وہ اپنی رؤیت پر عمل کرکے جماعت کی مخالفت کیوں کرتا ہے، لیکن وہ ذوالحجہ میں اپنی رؤیت پر عمل کیوں نہیں کرتا ؟

سوم:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" روزہ اس دن ہے جس دن تم روزہ ركھتے ہو، اور عيد اس روز ہے جس روز تم عيد مناتے ہو، اور عيد الاضحى اس دن ہے جس دن تم قربانى كرتے ہو "

سنن ترمذى حديث نمبر (697) علامہ البانى رحمہ اللہ نے سلسلۃ الاحاديث الصحيحۃ حديث نمبر (244) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

جديث كا معنى يہ ہے كہ رمضان اور عيد الفطر اور عيد الاضحى مسلمانوں كى جماعت كے ساتھ ہوگى، اس ميں كوئى شخص بھى انفرادى طور پر نہيں كر سكتا، اسى ليے امام احمد رحمہ اللہ كى ايك روايت ہے كہ:

" امام اور مسلمانوں كى جماعت كے ساتھ روزہ ركھے، كيونكہ اللہ جماعت كے ساتھ ہے "

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ نے جو قول اختيار كيا ہے اس كے يہ دلائل قوى ہيں.

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن تيمية (25 / 109 - 118).

دوم:

بلاشك و شبہ يہ مسئلہ اجتہادى مسائل ميں شامل ہوتا ہے، جن ميں علماء كرام كے ہاں اختلاف پايا جاتا ہے، مسلمان كو چاہيے كہ وہ مسائل كى تحقيق كرے اور اس ميں سے شرعى دلائل كے مطابق راجح معلوم كرے، اور جو اسے راجح معلوم ہو اس پرعمل كر لے، جيسا كہ بعض سلف كا قول ہے: جس نے جو سنا اور اسى پر انتہاء كى تو اس نے اچھا كيا.

اس ليے اگر مندرجہ بالا دلائل پر دل مطمئن نہ ہو، اور آپ ديكھيں كہ انفرادى رؤيت ہلال كے مطابق رمضان كا روزہ ركھنے كے وجوب كے قول كو صحيح سمجھيں تو آپ پر اپنے نزديك راجح مسئلہ پر عمل كرنا لازم ہوگا.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

اگر كسى شخص كو رؤيت ہلال كے ساتھ مہينہ شروع ہونے كا يقين ہو جائے اور وہ سركارى محكمہ كو اطلاق بھى نہ دے سكتا ہو تو كيا اس پر روزہ ركھنا فرض ہوگا يا نہيں ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" اس ميں علماء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے، كچھ علماء تو كہتے ہيں كہ اس پر روزہ ركھنا لازم نہيں، كيونكہ ہلال تو وہ ہے جب لوگ چاند ديكھ كر شور كريں، اور لوگوں ميں مشہور ہو جائے.

اور کچھ علماء کرام کہتے ہیں کہ: اس پر روزہ رکھنا لازم ہے کیونکہ ہلال وہ ہے جو غروب شمس کے بعد دیکھا گیا ہو، چاہے وہ لوگوں کے مابین مشہور ہوا ہو یا نہ.

مجھے تو یہی لگتا ہے کہ جس نے چاند دیکھا اور رؤیت پر یقین ہو اور وہ ایسی جگہ ہو جہاں کوئی اور شخص نہ ہو، یا پھر چاند دیکھنے میں اس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص شریك نہ ہو تو اسے روزہ رکھنا لازم ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا عمومی فرمان ہے:

تم میں سے جو کوئی بھی رمضان المبارك کا مہینہ پا لے تو وہ رمضان کے روزے رکھے

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو "

لیکن اگر وہ شہر میں ہے اور اس نے سرکاری محکمہ میں جا کر گواہی دی اور اس کی گواہی رد کر دی گئی تو پھر اس حالت میں وہ خفیہ طور پر روزہ رکھےگا، تا کہ لوگوں کی مخالفت اعلانیہ طور پر نہ ہو " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19 / 74).

واللہ اعلم .